از عدالت عظمیٰ

سٹیٹ آف راجستھان

بنام

رام نارائن ودیگراں

تاریخ فیصلہ: 23 جنوری 1996

[کے راما سوامی، ایس صغیر احمد اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

تعزیراتی ضابطہ 1860:

دفعات 342، 361، 366، 376–نابالغ لڑکی-غلط خلوت گزینی اور زنا بالجبر—سماعت—تینوں ملزموں کو مجرم قرار دے کر سزا سنائی گئی-عدالتِ عالیہ نے ان کی سزا کو کم کر کے گزاری گئی مدت تک کر دیا- اپیل پر فیصلہ دیا گیا کہ متاثرہ چونکہ نابالغ ہے، اس لیے رضامندی کا سوال پیدا نہیں ہوتا–پہلے ملزم کی عصمت دری ثابت ہوئی-اس کے علاوہ ملزم کو جھوٹا پھنسانا نہیں کیونکہ متاثرہ نے صرف پہلے ملزم پر ہی زنا بالجبر کا الزام لگایا تھا-عدالت عالیہ کا فیصلہ خارج کر دیا گیا-پہلے ملزم کی سزا برقرار- دفعہ 376 کے تحت پانچ سال کی قید بامشقت اور متاثرہ کو 2,000 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی گئی۔ تینوں ملزمان کو دفعہ 366 کے تحت پانچ سال قید اور دفعہ 342 کے تحت ایک سال قید کی سزا دی گئی۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 189، سال 1996۔

ایس۔ بی۔ فوجداری اپیل نمبر 351، سال 1984 میں راجستھان عدالت عالیہ کے مورخہ 18.12.91 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے کے ایس بھاٹی۔

مدعاعلیہ کی طرف سے سشیل کمار جین۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

دونوں طرف کے وکیلوں کو سنا گیا۔

یہ کافی تجسس کی بات ہے کہ فاضل جج تین جواب دہندگان کی اثباتِ جُرم کی تصدیق کرتے ہوئے، یعنی۔ رام نارائن، بجرنگ لال اور منجارام نے مدعاعلیہ نمبر 2 اور 3 کے سلسلے میں تعزیراتِ ہند کی دفعات 366 اور 342 کے تحت رام نارائن کے سلسلے میں دفعات 376، 366 اور 342، تعزیراتِ ہند [مختصر طور پر تعزیراتِ ہند] کے تحت جرائم کے لیے ان کی سزا کو کم کر کے پہلے سے گزری ہوئی مدت تک کر دیا، یعنی۔ ڈیڑھ ماہ۔ عدالت عالیہ کی طرف سے سزا میں کمی کے خلاف اس عدالت کی طرف سے نوٹس جاری کیا گیا تھا۔

حقائق یہ ہیں کہ 14 اگست 1983 کو جب 15 سے 17 سال کی عمر کی متاثرہ انوپ دیوی اپنے چچا کے گھر سے اپنے والدین کے گھر آ رہی تھی، تو ان ملزموں نے اسے یہ یقین دلانے کے لیے اکسایا کہ تمام خواتین گاؤں کے مضافات میں سرکس جانے کے لیے جمع ہوئی تھیں اور اسے اپنے ساتھ جانے پر آمادہ کیا۔ معصومیت کے طور پر ان کے بیان پر یقین کرتے ہوئے، وہ ان کے ساتھ مضافات تک گئی لیکن وہاں خواتین نہیں ملیں۔ اسے چاقو کی نوک پر سروہا گاؤں لے جایا گیا اور وہاں سے ٹرک میں جے پور لے جایا گیا۔ جے پور میں اسے غلط طریقے سے ایک گھر میں بند کر دیا گیا۔ جے پور سے، اسے مورتی پورہ لے جایا گیا جہاں پہلے ملزم - مدعاعلیہ نے اس کے ساتھ جنسی تعلق قائم کیا۔ اسے غلط طریقے سے اس گھر میں بند کر دیا گیا تھا۔ وہاں سے اسے واپس اس کے گاؤں لایا گیا اور پہلے ملزم کے گھر میں بند کر دیا گیا۔ اس کا علم ہونے پر متاثرہ کے والد [گواہ استغاثہ 3] نے پولیس میں شکایت کی اور پولیس نے اسے پہلے ملزم کے گھر سے بازیاب کرایا۔

مقدمے کی سماعت میں، پانچ گواہ، یعنی۔ متاثرہ [گواہ استغاثہ 1]، اس کی ماں اور والد (گواہ استغاثہ 2 اور 3) اور پڑوسیوں (گواہ استغاثہ 4 اور 5) سے پوچھ گچھ کی گئی۔ سیشن جج نے شواہد کی تعریف کرنے اور گواہ استغاثہ 1، متاثرہ، اس کی ماں اور والد [گواہ استغاثہ 2 اور 3] اور پڑوسیوں [گواہ استغاثہ 4 اور 5] کے شواہد پر یقین کرنے کے بعد، پہلے ملزم کو تعزیراتِ ہند کی دفعات 376، 366 اور 342 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا اور اسے بالترتیب سات سال، پانچ سال اور ایک سال قید کی سزا سنائی اور 200 روپے جرمانہ بھی عائد کیا۔ اسی طرح دوسرے اور تیسرے ملزم کو تعزیراتِ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہند کی دفعات 366 اور 342 کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور بالترتیب پانچ سال اور ایک سال قید کی سزا سنائی گئی۔ تمام سزاؤں کو بیک وقت چلانے کی ہدایت کی گئی تھی۔ ملزم مدعاعلیہان نے اس معاملے کو اپیل میں پیش کیا اور جج نے فیصلہ دیا کہ ریکارڈ پر موجود ثبوت یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں کہ استغاثہ نے بغیر کسی شک کے اپنا مقدمہ قائم کیا ہے۔ تاہم، اس نے سزا کو کم کر دیا اور اپیل کی اجازت دے دی۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ پہلے ملزم کی عمر یعنی 18 سال، اور ڈیڑھ ماہ کی سزا جو وہ پہلے ہی گزر چکا تھا، انصاف کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے کافی ہو گی۔ اس کے مطابق، جج نے فیصلہ دیا کہ سزا کو اس مدت تک کم کرنے کی صورت میں انصاف حاصل کیا جائے گا جو ان کے ذریعے پہلے ہی گزاری جا چکی ہے۔

مدعاعلیہان کے وکیل، شری سشیل کمار جین نے دلیل دی کہ خود متاثرہ کے ثبوت کو دیکھتے ہوئے، عدالت عالیہ نے سزا کو کم کرنا جائز قرار دیا۔ وہ ایک رضامند فریق ہے اور آزادانہ تصدیق کے بغیر، اس کے ثبوت مشتبہ ہوں گے اور اس پر انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ جرم 14 اپریل 1983 کو ہوا تھا اور رپورٹ متاثرہ کے والد نے 13 مئی 1983 کو یعنی واقعے کے ایک ماہ بعد درج کرائی تھی۔ اس بات کا امکان نہیں ہے کہ اگر وہ رضامندی دینے والی فریق نہ ہوتی تو اغوا کے گواہ استغاثہ 3 کے فوراً بعد رپورٹ درج کی جاتی جس نے بیٹی کو ایک ماہ تک پہلے ملزم کے ساتھ رہنے کی اجازت دی ہوتی اور والدین نے کوئی کارروائی نہ کی ہوتی، تو طرز عمل استغاثہ کے خلاف اشارہ کرتا اور یہ کہ مدعاعلیہان کا کوئی جرم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اور متاثرہ (گواہ استغاثہ 1) رضامندی دینے والی فریق ہے۔ ہم متاثرہ کے موقف کی تعریف کرنے میں ناکام رہتے ہیں جو ڈاکٹر [گواہ استغاثہ 5] کے ثبوت سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کی عمر 15 سے 17 سال کے درمیان ہے۔ وہ ایک معصوم دیہاتی لڑکی ہے۔ اس کے ثبوت سے، ہمیں اندرونی سچائی ملتی ہے، اور وہ ایک سچی گواہ ہوتی ہے۔ اس کے ثبوت کی تصدیق کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر معاملے میں عدالت کو اس بات پر غور کرنا ضروری ہے کہ آیا استغاثہ کا ثبوت قبولیت کے لیے اعتماد پیدا کرتا ہے یا نہیں۔ ہر معاملے پر اس کی اپنی ترتیب، حقائق اور حالات میں غور کیا جانا چاہیے۔ درحقیقت، گواہ استغاثہ 1 کا تمام ملزموں کو جھوٹے طور پر پھنسانے کا ارادہ تھا، کسی بھی چیز نے اسے یہ بتانے سے نہیں روکا کہ دوسرے اور تیسرے ملزم نے بھی اس کے ساتھ جماع کیا تھا۔ فاضل سیشن جج اس کی بے دلی سے بہت متاثر ہوا جب اس نے جنسی تعلقات کے عمل کو صرف پہلے ملزم سے منسوب کیا اور کسی اور سے نہیں۔ جب اسے خواتین کے ساتھ سرکس پر جانے پر آمادہ کیا گیا تو وہ گاؤں کے مضافات میں آئی اور جب اسے کوئی نہیں ملا تو اس کے گلے پر چاقو کی نوک لگنے سے وہ خوفزدہ ہو گئی اور گاؤں کے مضافات سے تینوں ملزم اسے مختلف جگہوں پر لے گئے۔ ایک

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

معصوم لڑکی کے لیے تین افراد کا مقابلہ کرنا مشکل ہو گا جو اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے گئے اور وہ ان کے چنگل سے بچنے کی کوشش نہیں کر سکتی تھی اور نہ ہی وہ کسی کو کوئی اطلاع دے سکتی تھی۔ قدرتی طور پر، ان حالات میں اس نے خود سے صلح کر لی تھی اور اپنے آپ کو قسمت کے حوالے کر دیا تھا اور ایک ماہ سے زیادہ عرصے تک ان کی غلط تحویل میں رہی تھی۔ اس کے ثبوت واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اسے غلط طریقے سے مختلف جگہوں پر بند کر دیا گیا تھا۔ اسے آبائی مقام پر لانے کے بعد بھی اسے غلط طریقے سے پہلے ملزم کے گھر میں بند کر دیا گیا۔ اس طرح ثبوت دفعہ 364، 361 اور دفعہ 342 کے تحت غلط قید کے جرم کو سامنے لاتے ہیں۔ اس کے علاوہ، ہمیں طبی شواہد اور قرینی شہادت سے بھی تصدیق ملتی ہے، پہلے ملزم کا زیر جامہ اور متاثرہ کا پیٹی کوٹ پہلے ملزم کے متاثرہ کے ساتھ ہونے والے جنسی تعلقات کو قائم کرتا ہے۔ متاثرہ چونکہ نابالغ ہے، اس لیے اس کی رضامندی کا سوال پیدا نہیں ہوتا، اور اس لیے شری سشیل کمار جین کا یہ دعویٰ کہ وہ رضامند فریق تھی، بالکل ناقابل یقین اور ناقابل قبول ہے۔ ظاہر ہے، ان حالات میں، اس نے خود کو اور اپنے آپ کو اپنی قسمت کے حوالے کر لیا تھا اور پہلے ملزم نے جنسی تعلقات رکھے تھے اور اس کے خلاف تعزیراتِ ہند کی دفعہ 376 کے تحت جرم ثابت ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ: کیا عدالت عالیہ سزا کو پہلے سے گزر چکی مدت یعنی ڈیڑھ ماہ تک کم کرنے میں درست ہے؟ ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ نے سزا کو کم کرنے میں قانون کی سنگین غلطی کی ہے۔ اس لیے عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ پہلے ملزم کی اثباتِ جُرم کو برقرار رکھا جاتا ہے اور اسے دفعہ 376 کے تحت 5 سال قید بامشقت کی سزی سنائی جاتی ہے۔ یکساں طور پر، تینوں ملزموں کو دفعہ 366 کے تحت دفعہ 366 کے تحت پانچ سال اور دفعہ 342، تعزیراتِ ہند کے تحت ایک سال کی سزا سنائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ پہلے ملزم کو 2,000 روپے کا جرمانہ ادا کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے اور اگر وہ ادا کیا جاتا ہے تو اسے نابالغ متاثرہ کو ادا کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ نادہندہ صورت میں اسے 3 ماہ کی قید بامشقت کا سامنا کرنا چاہیے۔ دوسرے اور تیسرے مدعا علیہ ملزم کو دفعہ 366 کے تحت اثباتِ جُرم کے علاوہ 1,000 روپے کا جرمانہ ادا کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ نادہندہ صورت میں انہیں ایک ماہ کے لیے قید بامشقت سزا بھگتنی چاہیے۔ تمام سزائیں بیک وقت چلیں گی۔ جرمانہ، اگر ادا کیا جاتا ہے، تو متاثرہ کو ادا کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document